

۱۔ شرح : میں محبوب
 کے روئے دل افروز کی آب و تاب
 دیکھ کر جل کیوں نہ گیا ہا میرے
 لیے صحیح راستہ ہی تھا کہ عشق میں
 فنا حاصل کرنے کا جو مقام سامنے
 آیا تھا، اسے طے کر لیتا اور
 جل کر خاک سیاہ ہو جاتا۔ اب
 میرے نہ جل مرنے کا نتیجہ یہ نکلا
 ہے کہ اپنی تاب دیدار پر رشک
 سے جل رہا ہوں اور پہلی نارساہی
 کی سزایوں ٹھگت رہا ہوں۔
 مرزا غالب نے مضامین
 شراب کی طرح رشک کے مضمون
 میں بھی وہ کمال کیا ہے، جس کی
 مثال شاید ہی کسی دوسرے شاعر
 کے ہاں مل سکے۔ ان میں سے ایک
 شعر یہ بھی ہے اور اس غزل
 نیز آئندہ غزلوں میں ایسے کئی
 مضامین آئیں گے، لیکن ایک
 حقیقت واضح کر دینی چاہیے
 کہ بیشک ہم ایسے مضامین کو
 رشک سے تعبیر کرنے میں حق
 بہ جانب ہیں، تاہم عشق کے مقام

کیوں جل گیا نہ تاب رخ یار دیکھ کر
 جلتا ہوں اپنی طاقت دیدار دیکھ کر
 آتش پرست کہتے ہیں اہل جہاں مجھے
 سرگرم نالہ ہائے شرر بار دیکھ کر
 کیا آبروئے عشق، جہاں عام ہو جفا
 رکتا ہوں تم کو بے سبب آزار دیکھ کر
 آتا ہے میرے قتل کو، پر جوش رشک سے
 مرتا ہوں اس کے ہاتھ میں تلوار دیکھ کر
 ثابت ہوا ہے گردن مینا پہ خونِ خلق
 لرزے ہے موج مے تری رفتار دیکھ کر
 واحسرتا! کہ یار نے کھینچا ستم سے ہاتھ
 ہم کو حریص لذت آزار دیکھ کر
 بک جاتے ہیں ہم آپ متاعِ سخن کے ساتھ
 لیکن عیارِ طبع خریدار دیکھ کر
 نہ نار باندھ، سبھ صد دانہ توڑ ڈال
 رہو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر